Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،

فی پرچہ ۱ ؍

یوم پنجشنبہ

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲/۷ ۔ ۲۶ تبلیغ ۱۳۳۲ھش ۔ ۲۶ فروری ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۴۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامات

سچا کراماتی وہی ہے جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو۔ سو وہ شخص ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ہر ایک زمانہ میں اس کامل اور مقدس کے نشان دکھلانے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیجا ہے۔ اور اس زمانہ میں مسیح موعود کے نام سے مجھے بھیجا ہے۔ دیکھو آسمان سے نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور طرح طرح کے خوارق ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور ہر ایک حق کا طالب ہمارے پاس رہ کر نشانوں کو دیکھ سکتا ہے۔ گو وہ عیسائی ہو یا یہودی یا آریہ یہ سب برکات ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔ (کتاب البریہ صہ ۱۲۹)

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ فروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضؓ کی عام صحت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

نہر سویز سے فوجیں ہٹانے کی بات چیت ایک ماہ کے لئے ملتوی کر دی جائے

قاہرہ ۲۵ فروری۔ مصری اخباروں کی خبروں سے پتہ چلا ہے کہ برطانیہ نے مصر سے درخواست کی ہے کہ نہر سویز سے برطانوی فوجیں ہٹانے کے بارہ میں دونوں ملکوں کی بات چیت کی تیاری کے لئے ایک مہینہ کی اور مہلت دی جائے۔

مشرقی بنگال کے بجٹ میں ۲ دو کروڑ نوے لاکھ روپیہ کا خسارہ

نئے سال میں آمدنی ستائیس کروڑ بیالیس لاکھ روپیہ اور خرچ تیس کروڑ بتیس لاکھ روپیہ ہوگا

ڈھاکہ ۲۵ فروری۔ آج مشرقی پاکستان کی اسمبلی میں وزیر اعلےٰ مسٹر نور الامین نے جو وزیر خزانہ بھی ہیں نئے سال کا بجٹ پیش کر دیا۔ بجٹ میں ستائیس کروڑ بیالیس لاکھ کی آمد اور تیس کروڑ بتیس لاکھ روپیہ کا خرچ دکھایا گیا ہے۔ اس طرح ۱۹۵۳-۵۴ء میں دو کروڑ نوے لاکھ روپیہ کا خسارہ ہوگا۔ مسٹر نور الامین نے کہا کہ بجٹ کا خسارہ کچھ نئے ٹیکسوں کے ذریعہ پورا کر لیا جائے گا۔ لیکن اس کا بڑا حصہ مرکز سے قرض لے کر پورا کیا جائے گا۔

اس سے پہلے اسمبلی کے ارکان نے اسمبلی کے ایک ممبر مولانا عبد اللہ الباقی کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔

عرب ایشیائی گروپ کا اقوام متحدہ سے احتجاج

نیویارک ۲۵ فروری اقوام متحدہ میں عرب اور ایشیائی ممالک کے نمائندوں نے اس امر پر احتجاج کرنیکا فیصلہ کیا ہے کہ جنرل اسمبلی کے پچھلے اجلاس میں تیونس اور مراکش کے بارے میں جو قراردادیں منظور کی گئی تھیں فرانس ان پر عمل نہیں کر رہا۔ مصری نمائندہ چار اور عرب ملکوں کے نمائندوں کے ساتھ یہ شکایت نامہ جنرل اسمبلی کے جنرل سکرٹری کو پیش کریگا آج شام سیاسی کمیٹی کا بھی جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں یہ طے کیا جائے گا۔ کہ ایجنڈے پر جو بات باتیں رکھی گئی ہیں۔ ان پر کس ترتیب سے بحث کی جائے۔ ایجنڈے میں کوریا کا مسئلہ تخفیف اسلحہ کا مسئلہ اور امریکہ کی یہ درخواست شامل ہے کہ کمیونسٹوں کی طرف سے کوریا میں جراثیمی جنگ کے الزام کی تحقیقات کرائی جائے۔

مصر اور پاکستان قیام امن کے لئے دوش بدوش حصہ لے رہے ہیں

قاہرہ میں فوجی افسروں کے کلب میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

قاہرہ ۲۵ فروری۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل رات قاہرہ میں مصری فوجی افسروں کے کلب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مصر اور پاکستان عالمی امن کے قیام کے لئے دوش بدوش حصہ لے رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ پچھلے تیس برس میں مشرق وسطیٰ کے ملکوں نے بہت ترقی کی ہے۔ اقوام متحدہ کے بارے میں آپ نے افسوس ظاہر کیا کہ اس ادارے کے اصول کچھ اور ہیں اور عمل کچھ۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ بنی نوع انسان کے مسائل پر رنگ نسل یا ملک کا لحاظ کئے بغیر غور کیا جائے اور ان کا فائدہ بخش حل تلاش کیا جائے۔

صحرائے نوادا میں ایٹمی ہتھیاروں کے تجربے

واشنگٹن ۲۵ فروری۔ ایٹمی ہتھیاروں کے کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ اگلے ماہ صحرائے نوادا میں ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق جو تجربات کئے جائیں گے ان کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ اس میں ۸۵ ٹن کی ایک ایٹمی توپ کا تجربہ بھی کیا جائیگا جو ایٹم کے گولے پھینکنے کے لئے تیار کی گئی ہے۔

مشرقی پنجاب میں مزید اکسٹھ اکالی گرفتار کر لئے گئے!

شملہ ۲۵ جنوری۔ مشرقی پنجاب میں ماسٹر تارا سنگھ اور دس دوسرے اکالی لیڈروں کے گرفتار کرنے جانے کی وجہ سے اکالی سکھوں کے مشتعل ہجوم جو مظاہرے کر رہے ہیں۔ ان کے سلسلہ میں کل رات تک امرتسر اور لدھیانہ میں اکسٹھ اکالی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ مشرقی پنجاب کے مختلف شہروں میں اہم مقامات پر مسلح پولیس متعین کر دی گئی ہے۔ کل امرتسر میں اکالیوں نے ایک جلسہ کیا۔ جلسہ کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے پہلے لاٹھی چارج کیا لیکن جب لاٹھی چارج سے کام نہ بنا تو اشک آور گیس استعمال کی گئی۔ اس سلسلہ میں وہاں اڑتالیس آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ لدھیانہ میں پندرہ سو اکالیوں نے جلوس نکالا۔ جس پر پولیس کو دو مرتبہ اشک آور گیس استعمال کرنی پڑی۔ تیرہ سکھوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مشرقی پنجاب کے کچھ اور شہروں میں بھی گرفتاریاں ہوئی ہیں۔

قاہرہ میں سیلاب زدگان کی امداد کیلئے ایک تقریب

قاہرہ ۲۵ فروری۔ کل قاہرہ میں ہالینڈ کے سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں جنرل نجیب اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان بھی شریک ہوئے۔

گورنر جنرل کی لاہور کو روانگی

کراچی ۲۵ فروری۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد پاکستان ہارس شو میں شرکت کے لئے کل لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔

مصر کا فوجی خیر سگالی وفد پاکستان کا تیرہ روزہ دورہ ختم کرنیکے بعد قاہرہ روانہ ہو گیا

کراچی ۲۵ فروری مصر کا فوجی خیر سگالی وفد تیرہ دن پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد آج کراچی سے قاہرہ روانہ ہو گیا۔ وفد کے لیڈر کرنل توفیق البقری نے اپنے الوداعی بیان میں کہا کہ سارے پاکستان نے جس خلوص سے ہمارا استقبال کیا اس سے ہم بیحد متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور مصر کے تعلقات استوار کرنیکے لئے ہر دو ممالک کے کثیر وفد ایک دوسرے کے ہاں جانے چاہئیں۔ پاکستانی افواج کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہم نے دیکھا وہ بہت حوصلہ افزا ہے۔

مصر کے فوجی وفد نے ہوائی جہاز میں سوار ہونے کے تھوڑی دیر بعد وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کو ایک پیغام بھیجا جس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں جس گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا۔ ہم اسکا بے حد شکریہ ادا کرتے ہیں۔

تہران میں بیس معزز شہریوں کو گرفتار کر لیا گیا

تہران ۲۵ فروری آزاد فرانس پریس تہران سے خبر دی ہے کہ آج صبح تہران میں بیس معزز شہریوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں بعض سابق وزیر بھی شامل ہیں سابق وزیر داخلہ جنرل زاہدی کو بھی گرفتار کر لیا گیا ان پر یہ الزام ہے کہ وہ برطانوی سفارتخانہ کی شہ پر مملکت کیخلاف سازش کر رہے تھے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

کیا اہلسنت شیعوں کو اسلامی فرقہ مانتے ہیں؟

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

تنظیم اہلسنت کا اخبار "دعوت" لاہور علماء کی دستوری ترمیمات کو "اعانت باطل" قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

"یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مسلم قوم کا مفہوم متعین کیا جائے۔ کیا ہر وہ فرقہ اور گروہ کہ جو غیر دینی اعتقادات و خیالات رکھتا ہو مگر اپنے اوپر اسلام کا لیبل چسپاں کر لیتا ہو۔ اور جس کی کوئی غرض یا کوئی مقصد پیش نظر ہو مگر وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہو حالانکہ اس کی مخالف اسلام دوستی کا عام مظاہرہ بھی ہو چکا ہو تو کیا اس کو مسلمان یا مسلمان قوم کا جزو سمجھا جائیگا" (۱۹ فروری ۵۳ء)

اسی پرچہ میں "اعتقاد شیعہ" کے عنوان سے لکھا ہے کہ:-

"آپ (علامہ قریشی صاحب سنی) نے اس پر علامہ مقبول احمد شیعہ کا ترجمہ قرآن مجید پیش کیا جس کے صفحہ ۵۷۲ پر لکھا کہ حضرت صدیقؓ اور حضرت عمرؓ العیاذ باللہ شیطان کے ایجنٹ تھے"

اس کے بعد شیعہ صاحبان کے متعلق فتوٰی کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ:-

"سنی مسلمان کے لئے اصحاب ثلاثہ ایک آنکھ حضرت علیؓ دوسری آنکھ ہیں جو شخص اصحاب ثلاثہ یا حضرت علیؓ میں سے کسی کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ اور جو دونوں کو نہیں مانتا وہ بدبخت اندھا ہے"

(دعوت ۱۹ فروری ۵۳ء)

ان حالات میں بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے کہ اگر پاکستان میں علماء کے فتووں پر کسی فرقہ کے مسلمان یا غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کیا گیا تو اس ملک میں کوئی فرقہ مسلمان قرار نہیں پا سکے گا۔

ایک اہم خبر

احباب نے اخبارات میں اخوان المسلمین مصر کے ممتاز لیڈر شیخ سعید رمضان کے اس بیان کو ملاحظہ کیا ہوگا جس میں انہوں نے اس اہم امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ غیر ممالک میں اسلامی لٹریچر پھیلایا جائے اور یہ کہ کس طرح دوسرے اسلامی ممالک اور خود مصر جو اسلامی دنیا میں اشاعت کا سب سے بڑا مرکز ہے اس وقت پاکستان کی طرف نگاہیں لگائے ہوئے ہے یہ باتیں اس امر کی واقعاتی تصدیق مہیا کرتی ہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ مرکز احمدیت سے وابستہ ہے اور در اصل غلامان احمدؑ ہی اس فرض کی ادائیگی کے سب سے بڑے ذمہ دار ہیں۔

شیخ سعید رمضان نے جو مصر کی بہت بڑی مذہبی جماعت اخوان المسلمین کے بہت بڑے رہنما ہیں اپنے بیان میں خاص طور پر انڈونیشیا کا ذکر بھی کیا ہے اور کہا ہے کہ وہاں اسلام کے متعلق لٹریچر پاکستان کی طرف سے پھیلایا جانا چاہیئے۔

میں ان سطور کے ذریعہ احباب تک یہ خوشخبری پہنچانا چاہتا ہوں کہ ہم انڈونیشیا میں خود انڈونیشی زبان میں اسلام کے متعلق بہت بڑی مقدار میں لٹریچر نہ صرف مہیا کر سکتے ہیں بلکہ ہمارے پاس اس کے صحیح ہاتھوں میں پہنچانے کے وسیع انتظامات بھی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دوست اس اہم امر کی طرف متوجہ ہوں اور وہاں لٹریچر پھیلانے کے لئے مالی لحاظ سے ہمارے ہاتھوں کو مضبوط بنائیں اور کچھ نہ کچھ رقم اس ضمن میں خرچ کرنے کے لئے محاسب صدر انجمن احمدیہ کو امانت اشاعت لٹریچر تحریک کی مد میں بھجوائیں۔

انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۳ء

مورخہ ۳-۴-۵ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی چونتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۳ تا ۵ شہادت ۱۳۳۲ھ مطابق ۳ تا ۵ اپریل ۱۹۵۳ء جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔

جملہ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت ربوہ)

احمدی احباب کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کا خلاصہ

(ا) تمام جماعتیں فوری طور پر اجلاس بلائیں اور باہم مشورہ کریں کہ

(۱) ان کے مقامی حالات کے مطابق کیا کیا خطرات ممکن ہیں۔

(۲) خطرات کے کیا کیا علاج ہو سکتے ہیں۔

(ب) (۱) جماعتیں باہم اس طرح مشورہ کرنے اور تجاویز سوچنے کے بعد مرکز میں نظارت امور عامہ اور نظارت دعوت و تبلیغ سے مشورہ کرنے کیلئے صاحب رائے آدمی بھجوائیں۔

(۲) جو آدمی بھجوائے جائیں ان کو تمام باتوں کا پورا پورا علم ہونا چاہیئے جن کا ذکر خطبہ میں کیا گیا ہے

(۳) کوئی احمدی کسی صورت میں بھی اپنی جگہ چھوڑنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اپنی اپنی جگہ تنظیم کی جائے

(۴) ڈاک کے ذریعہ اطلاع بھیجنا فضول ہے۔

(۵) گورنمنٹ کے حکام کو مطلع رکھیں۔

(ج) احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھنے والوں کو بھی اپنی حفاظت کی سکیم میں شامل کریں۔

(۲) دعائیں تواتر کے ساتھ کی جائیں۔

(۳) احباب اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ رکھیں اور یقین رکھیں کہ ہم حق پر ہیں اور انشاء اللہ ہم ہی کامیاب ہوں گے۔

ربوہ میں غرباء کے مکانات کی تقسیم

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں محلہ دار الیمن میں غرباء کے لئے ۴۳ مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ جن میں گیارہ مکان مستحقین کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ باقی مکانات کی تقسیم ابھی زیر غور ہے۔ مندرجہ ذیل شرائط پر پورے اترنے والے خواہشمند دوست درخواست بھجوا سکتے ہیں۔

(۱) جو قادیان کے قدیم یعنی پشت ہا پشت سے باشندے ہوں۔

(۲) یا قادیان کے مہاجر ہوں اور انہوں نے یا ان کے آباء نے خاص خدمات احمدیت کی سرانجام دی ہوں۔ مکان مفت بغیر کرایہ پر دیا جائے گا۔ اور جس شخص کے نام منظور ہوگا اس کی زندگی تک ہوگا۔ لیکن اگر سلسلہ چاہے تو اس سے قبل بھی واپس لے سکتا ہے۔ جس شخص کا نام منظور ہو اس کے لئے لازمی ہوگا کہ خود اس مکان میں رہے۔ کسی کو آگے دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ درخواستیں جلد بھجوائی جائیں۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

غرباء کیلئے گندم کے واسطے اپیل

صدقہ بلا کو رد کرتا ہے

غرباء کی امداد کے لئے آپ میری اپیل پڑھ چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ کی توجہ موجودہ حالات کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت مخالفین سلسلہ کی تباہی کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں اور وہ ہر رنگ میں احمدیوں کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ ان کے شر سے بچنے کا ایک علاج صدقہ بھی ہے۔ اس سے مصائب ٹل جایا کرتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصدقۃ تطفئ غضب الرب کہ صدقہ و خیرات خدا تعالیٰ کے غضب کو فرو کر دیتے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی امداد صدقہ سے کریں تا اللہ تعالیٰ ان سے آنے والی مقدر مصائب کو ٹال دے۔

جلال الدین شمس جنرل پریذیڈنٹ ربوہ

درخواست دعاء میرے خاوند نصیر احمد صاحب بھٹی (ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی) ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اعصابی کمزوری کی وجہ سے ہاتھوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

صفیہ بیگم از راولپنڈی

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۳ء

فرض کی پکار

غنڈہ گردی کے انسداد کے لئے جو بھی آواز اٹھائی جائے نہایت مستحسن ہے۔ اس میں پارٹی بازی کا کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ ایک ایسی مہلک بیماری ہے کہ جس سوسائٹی کو لگ جاتی ہے۔ اس کو بالکل تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ اس لئے ہم ایسی تمام کوششوں کا خیر مقدم کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اور جو شہری کسی ایسی کوشش کو پارٹی بازی سمجھ کر اپنا دست امداد کھینچتا ہے۔ اس کا فعل قابل مذمت ہے۔

مودودی صاحب کی تحریک پر وائی ایم۔ سی اے ہال کے ایک جلسہ میں "تحفظ امن عامہ" کے نام سے ایک انجمن کی بناء رکھی گئی ہے۔ ہر گروپ کے افراد کو دعوت تعاون دی گئی۔ اور اس جلسہ میں تقریباً تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے حصہ لیا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ دوسرے اجلاس میں بعض لوگوں نے مودودی صاحب کے متعلق اعتراض کیا۔ اور شور مچایا کہ یہ اسلامی جماعت کا پروپیگنڈا ہے۔

ہماری رائے ہے کہ ایسے نیک کاموں میں اس قسم کے اعتراضات درست نہیں ہیں۔ بالفرض کوئی سیاسی پارٹی اس کو اپنا ذریعہ شہرت بھی بنائے۔ تو چونکہ فی الحقیقت یہ کام اچھا ہے۔ پھر بھی ہر ایک کو چاہیئے کہ جہاں تک اس کام کے مقاصد و اغراض کا تعلق ہے اپنے ذہن کو اسی حد تک محدود رکھے۔ اور ایسی باتوں کا خیال نہ کرے۔ جو تفریق ڈالنے والی ہوں۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں ابھی ذہنیت اتنی تربیت یافتہ نہیں ہوئی۔ کہ وہ کسی نیک تحریک میں غیر متعلقہ باتوں کو نظر انداز کر کے صرف مسئلہ زیر تجویز تک محدود رہے۔

چنانچہ روزنامہ "تسنیم" نے اپنے لیڈر "فرض کی پکار" کے زیر عنوان لکھا ہے۔

"اس حوصلہ افزا صورت حال کے مقابلے میں جب ہم ان عناصر کی روش کا جائزہ لیتے ہیں۔ جو اس مجلس سے تعاون کر کے غنڈہ گردی کی روک تھام کرنے میں نمایاں مدد دے سکتے ہیں۔ تو یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان عناصر کے تار احساس کو یا تو بالکل جنبش نہیں ہوئی۔ یا ہوئی ہے۔ تو وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس ضمن میں ہمیں سب سے زیادہ گلہ اپنے بعض معاصرین سے ہے۔ جہاں تک غنڈہ گردی کی روک تھام کا سوال ہے۔ کوئی اخبار ایسا نہیں جو اس کا حامی نہ ہو۔ کشمیری بازار کا واقعہ جب رونما ہوا تو تقریباً سب اخبارات نے اس پر غیظ و غضب کا اظہار کیا تھا۔ اور عوام کی حس اور غیرت کو کچوکے دے دے کر بیدار کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اب جبکہ اس مقصد کے لئے ایک تنظیم عمل میں آچکی ہے۔ ان میں سے بہت کم مجلس کے ساتھ کما حقہ تعاون کر رہے ہیں۔ ان اخبارات میں دنیا جہان کی فضول خبریں کالم دو دو کالم میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن یہ کس قدر رنج کا مقام ہے۔ کہ ان میں سے بعض مجلس تحفظ اخلاق عامہ کے بیانات کی خبر شائع کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کرتے۔ پھر انتہائی افسوسناک چیز یہ ہے کہ بعض اخبارات مجلس کو بھی پارٹی بازی کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اس کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ حالانکہ یہ مجلس کسی نظریئے یا مسلک کو پھیلانے نہیں اٹھی ہے۔ بلکہ ایک ایسا مشترکہ کام کرنے اٹھی ہے جو ایک ایک شہری کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر اس نوع کے سماجی کام بھی پارٹی بازی کے معیار پر جانچے جانے لگے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اپنی ملک کی سماجی تعمیر و ترقی پر فاتحہ پڑھ لینی چاہیئے"۔ (تسنیم ۲۵/۲۶ فروری ۱۹۵۳ء)

یہ واقعی افسوسناک حالت ہے۔ یہ درست ہے کہ اس انجمن کی تحریک مودودی صاحب نے کی ہے۔ جو ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ایک اچھا کام اچھا نہیں رہتا۔ اگر اس کی تحریک کوئی سیاسی پارٹی کا لیڈر کرے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں۔ کہ ہم اسکو محض ایک پارٹی سٹنٹ سمجھ لیں۔ جن لوگوں کو یہ اعتراض ہے کہ مودودی صاحب محض اس کو پارٹی سٹنٹ بنا رہے ہیں بجائے اعتراض کے ان کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھیں۔ اور اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ یہ درست ہے کہ آجکل مذہب جیسی مقدس چیز کو بھی سٹنٹ بنایا جا رہا ہے۔ مگر ایسا کام جس کا تعلق تمام سوسائٹی کی عام اصلاح سے ہو۔ چاہیئے کہ ہمارے نیک نیت اور اسی خود غرضیوں سے پاک شہری خود اس میں پورے جوش سے حصہ لیں۔ اور اسکو کسی سیاسی پارٹی کا سٹنٹ نہ بننے دیں۔

آخر میں ہم مودودی صاحب کی خدمت میں بھی عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ بے شک انہوں نے ایک اچھی تحریک کی ہے۔ مگر ان کو غور فرمانا چاہیئے کہ آخر لوگوں کو ان کی ذات پر کیوں اعتراض ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ معترضین کے اعتراضات بالکل درست ہیں۔ مگر ہم یہ ضرور عرض کریں گے۔ کہ مودودی صاحب کے عمل اور قول بہت حد تک مطابق نہیں ہوتے۔ پھر ان کا غنڈہ گردی کا تصور بالکل محدود ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ تنگ نظر بھی ہیں۔ چنانچہ آپ نے بقول "نوائے وقت" ایک جلسہ میں جو جنرلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے ہونا قرار پایا تھا۔ باوجود دعوت قبول کرنے کے محض اس بناء پر آخر وقت میں شمولیت سے نہ صرف خود انکار کر دیا۔ بلکہ اپنے رفقا کو بھی شمولیت سے روکا۔ کہ وہ جلسہ بجائے لا کالج ہال کے تعلیم الاسلام کالج ہال میں کیا جانا تھا۔

حالانکہ جماعت احمدیہ کو اس جلسہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں تھا۔ کالج کے منتظمین نے منتظمین جلسہ کی پریشانی کے پیش نظر کہ ان کو کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ محض ہمدردی کی بناء پر یہ ہال ان کو دیا تھا۔ اگر "نوائے وقت" کی یہ رپورٹ درست ہے تو تمام نیک لوگوں کی نظر میں جن کو غنڈہ گردی کے انسداد کے لئے مدعو کیا جا رہا ہے مذہبی تعصب کی یہ بدترین مثال سمجھی جائے گی۔

پھر مودودی صاحب کو غنڈہ گردی کے اپنے تصور کو محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اس کی ہر شاخ کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنی چاہیئے۔ اس لحاظ سے بھی مودودی صاحب کا ذاتی عمل قابل تعریف نہیں ہے۔ آل مسلم پارٹیز کنونشن کے مقررین نے جو اودھم ملک میں مچا رکھا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کی روئداد ان تک پہونچتی ہے۔ انہوں نے اس کی مذمت میں آج تک ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالا کیوں؟ بے شک یہ باتیں غریب اور کمزور احمدیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ مگر کیا یہ پاکستان کے شہریوں بلکہ تمام انسانیت سے تعلق نہیں رکھتیں؟

غیر احمدی تو گردن زدنی سہی اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانا بڑی اسلامی شان ہی سہی۔ اور تنابز بالالقاب کر کے احمدیوں کو بالاصرار مرزائی اور "قادیانی" پکارنا اسلامی اخلاق کا نمونہ ہی سہی مگر اب چند دان میں جب حکومت نے غنڈہ گردی کے خلاف ایکشن لینا شروع کیا اور کچھ غنڈوں کو گرفتار بھی کیا۔ اور خود آپ کے ترجمان "تسنیم" نے اس کو پسند بھی کیا۔ تو جناب اختر علی خان نے مسجد وزیر خان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

"حکومت پنجاب نے اب غنڈوں کی گرفتاریاں شروع کر دی ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آتا کہ سوسائٹی میں ایک آدھ تو غنڈہ ہو سکتا ہے۔ یہ پوری سوسائٹی کے لوگ غنڈہ ہو گئے۔ دراصل پولیس لوگوں میں خوف و ہراس پیدا کر کے تحریک کو کمزور کرنا چاہتی ہے"۔

(آزاد ۲۵ فروری ۱۹۵۳ء)

یہ تو تقریر کی رپورٹ ہے جو کانٹ چھانٹ کر کے "آزاد" میں شائع کی گئی ہے۔ مودودی صاحب کو مولانا نصر اللہ خان عزیز سے تو سب باتیں معلوم ہو گئی ہونگی۔ جنہوں نے التزام کے ساتھ سب کچھ شروع سے لے کر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور دیکھ رہے ہیں۔ سنا ہے اور سن رہے ہیں ظفر اللہ خان کا جنازہ اور اسکے متعلقہ سب ماحول کا وہ اچھی طرح ملاحظہ کرتے رہتے ہیں۔

سوال ہے کہ کیا مودودی صاحب نے خالص اپنی تحریک "تحفظ امن عامہ" کے خلاف اس کھلے دفاع کا نوٹس لیا ہے؟ اور اس کے مقابلہ کے لئے آواز اٹھائی ہے؟

ہم نے یہ چند باتیں محض برسبیل تذکرہ عرض کی ہیں حاشا وکلا اس سے ہماری غرض کچھ اور نہیں ہے۔ باوجود اسکے ہم آپ کی اس تحریک کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں ہمارا مطلب ان باتوں کو دہرانے سے یہی ہے۔ کہ ہو سکے تو آپ ان غلطیوں کی جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اصلاح کریں۔ آپ کی یہ نیک تحریک اس وقت کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب ہر تعصب اور جانبداری سے مبرا ہو کر اس کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

سچ آکھاں تے بھانبڑ مچدا اے

دیانت کے پیکر "روزنامہ زمیندار" میں ایک ادارتی نوٹ "اے۔ پی۔ پی کی بددیانتی" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں اے پی پی پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اس نے حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان تو "کریڈ" کر دیا۔ مگر "مجلس عمل" کے جلسے جلوسوں کی کارروائی کبھی "کریڈ" نہیں کی

ہمارے خیال میں زمیندار کی یہ شکایت بے جا ہے۔ اے پی پی بے شک قومی خبر رساں ایجنسی ہے۔ اور اسکو مجلس عمل کی کارروائیاں بھی ضرور "کریڈ" کرنی چاہئیں۔ مگر وہ بے چاری کیا کرے اس کا تو یہ حال ہے کہ

سچ آکھاں تے بھانبڑ مچدا اے

(باقی دیکھیں صفحہ ۷)

شذرات

لامذہب ریاست

مولانا اختر علی موجودہ شورش کے اصل مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ہمارا مقصد صرف ایک ہے کہ ہم پر امن ذرائع سے حکومت کو مجبور کر دیں۔ کہ وہ سر ظفر اللہ خان کو وزارت سے الگ کر دے۔"

(زمیندار ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء)

دوسری طرف زمیندار یہ نظریہ بھی رکھتا ہے کہ "ہماری ریاست کا اس وقت تک کوئی مذہب نہیں۔ کیونکہ دستوری سفارشات میں ایسا کوئی اعلان نہیں کیا گیا"

(زمیندار ۱۱ فروری ۱۹۵۳ء)

ایک "لامذہب ریاست" کے باشندوں کا اپنی حکومت سے کسی وزیر کی برطرفی کا محض اس وجہ سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ "غیر مسلم" ہے کتنا مضحکہ خیز امر ہے:۔

ظفر اللہ خان کا جرم

سید نور الحسن صاحب نے "جوش خطابت" میں فرمایا:۔

"جب ہم ظفر اللہ کی برطرفی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو اس میں کسی دلیل کو نہیں آنے دیتے۔ حالانکہ اس کو برطرف کرنے کے مطالبہ کے سلسلہ میں ہمارے پاس ہزار دلائل ہیں۔"

"ہمدم" ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء لکھتا ہے:۔

"سر ظفر اللہ سے پہلے گورنمنٹ آف انڈیا کے پانچ مسلمان ممبر ہو چکے ہیں مگر کیا کسی نے اس جرأت اس بے باکی اور اس بے غرضی سے مسلمانوں کی خدمت کی جس طرح سر ظفر اللہ کر رہے ہیں۔"

پروفیسر تاجور نے کہا:۔

"سر ظفر اللہ کو اپنے جدید منصب کی ذمہ داریاں سنبھالے چند ماہ سے زیادہ نہیں گزرے۔ لیکن مسلمان راہ نما اس کی تصدیق کریں گے۔ کہ انہوں نے اس قلیل زمانہ میں ملت اسلامیہ کی کیسی اور کتنی خدمات سر انجام دی ہیں۔ اگر سر ظفر اللہ کو اپنے منصب کی میعاد بھر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ تو یقیناً اس محکمہ میں آئندہ مسلمانوں کو اچھوت نہ سمجھا جائے گا۔" (شاہکار جنوری ۱۹۳۶ء)

جناب سید نور الحسن صاحب کو چاہیئے کہ وہ برطرفی کے ہزار دلائل میں ظفر اللہ خان کا یہ سنگین جرم بھی شامل فرمالیں۔

تیس دجال

ادارہ آزاد مدیر صاحب الفضل کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"کیا (آپ کو) حضور کی یہ پیشگوئی بھول گئی ہے کہ میرے بعد تیس دجال ہوں گے۔ جو اپنے آپ کو نبی خیال کریں گے۔ وہ سب کے سب جھوٹے فریب کار دجال کذاب اور مفتری ہونگے"

(آزاد ۸ فروری ۱۹۵۳ء)

صحیح مسلم کے مشہور شارح حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن خلفہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:۔

هذا الحديث قد ظهر صدقه
فانه لو عد من زمنه صلے الله
عليه وسلم الى الآن لبلغ
هذا العدد (اكمال الاكمال
جلد ۷ صفحہ ۲۵۸ مصری)

یعنی اس حدیث کے عین مطابق تیس دجالوں کی تعداد پوری ہو چکی ہے۔

حیرت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں جن تیس دجالوں کی خبر تھی۔ وہ مدت سے ظاہر ہو چکے۔ مگر یہ ختم نبوت کے جھوٹے محافظ تیس کے بعد اکتیسویں کی زیادتی کر کے حضرت خاتم الانبیاء کے قول کو جھوٹا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

کذاب ہونے پر مہر لگادی

ایک احراری لیڈر بار بار اپنی تقریروں میں کہہ رہے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے باوجود اس حقیقت کے کہ مسیلمہ کذاب رسول اللہ کو رسول مانتا ہے۔ اور قرآن کی اتباع کا دعوے کرتا ہے۔ اس کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دے دیا۔ اسی طرح ہمیں بھی مرزا صاحب کی نبوت کا مقابلہ کرنا چاہیئے (حج الکرامہ صفحہ ۲۳۴) میں مسیلمہ کے متعلق لکھا ہے۔

"اس نے آنحضرت کے بالمقابل تشریعی نبوت کا دعوے کیا۔ شراب اور زنا کو حرام قرار دیا۔ اور فریضہ نماز کو ساقط قرار دیا۔ قرآن مجید کے مقابلہ میں سورتیں لکھیں۔"

جو لوگ ان حقائق کے جاننے کے باوجود حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشق صادق اور ایک امتی نبی کو "مسیلمہ" سے نسبت دینے سے باز نہیں آتے۔ وہ اپنے کذاب ہونے پر خود مہر لگا رہے ہیں

انڈو پاکستان پاسپورٹ کانفرنس

انڈو پاکستان پاسپورٹ کانفرنس نے حال ہی میں جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان ریل کا راستہ دوبارہ کھول دیا جائے۔ جریدہ "اقدام" نے اس کی پرزور تائید کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ظاہر ہے کہ دونوں ملکوں کے باشندے آپس میں گہرے تعلقات اور مراسم رکھتے ہیں۔ اگر دونوں ملکوں کی حکومتیں پاسپورٹ کانفرنس کے فیصلوں کی توثیق کر دیں۔ تو تمام مشکلات دور ہو سکتی ہے۔ ریلوں کی آمد و رفت کھل جانے سے سفری سہولت کے علاوہ مالی بچت بھی ہو گی۔ زیادہ تعداد میں ایک ملک کے باشندے دوسرے ملک میں جائینگے جس کے نتیجہ میں باہمی تعلقات میں اضافہ ہو گا۔ اور خیر سگالی کے جذبات لوگوں کے دلوں میں زور پکڑیں گے۔"

ہمیں یقین رکھنا چاہیئے کہ دونوں حکومتیں بہت جلد کانفرنس کے فیصلہ کی توثیق بھی کریں گی۔ اور اس سلسلہ میں عملی اقدام بھی۔

ہمارا منصب

ایک روشن خیال مسلمان لکھتے ہیں:۔

"ہمارا یہ منصب ہرگز نہیں کہ لڑ جھگڑ کر جھوٹے سیج پروپیگنڈے سے دھوکہ غلط وعدے وعید سے اپنی ایک سیاسی حیثیت قائم کر لی جائے۔ ہماری زندگی کی روح یہ یقین رکھتی ہے۔ کہ انجام کار فتح نیکی کو ہی ہوتی ہے۔ یہ فتح لازمی ہی اہم ہے۔ اور اسی فتح کو دوام ہے۔" (اقدام)

ہمارے مذہبی و سیاسی لیڈر اگر اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں۔ تو ہمارے ملک کی بہار آفریں فضاؤں کو مخالفت و فساد کے شعلے یوں بیدردی سے نہ لوٹ سکیں۔

مدینہ کی گلیوں میں

ایک صاحب فرماتے ہیں:۔

"مغربی تہذیب و تمدن کے اثرات کے دو پہلو ہیں ایک روشن دوسرا تاریک ہمارے لئے پہلے کو اپنانا ضروری نہیں۔ بلکہ اسے مضبوطی سے تھام لینا ضروری ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خوبیوں کے پہلو بہ پہلو مغربی تہذیب و تمدن کی برائیوں سے بچیں۔ نوکر شاہی اور جمہوریت کو چلانے کے طریقے اس وقت دور ہو سکتے ہیں۔ جب ہم اسلامی تہذیب و تمدن کا احیا کریں گے۔" (اقدام)

آؤ اس بات کا مصمم عہد کریں کہ ہم اسلامی تہذیب کو اس شان سے احیا کریں گے کہ دنیا ہمیں دیکھ کر یہ خیال کرے۔ کہ یہ بیسویں صدی کے لوگ نہیں۔ بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ۱۴۰۰ سال قبل بنائے ہوئے پاکستان یعنی مدینہ طیبہ کے باشندے ہیں اور مدینہ کی گلیوں میں ہی پھر رہے ہیں۔

موڈی نگر

ایک نامور اہل قلم ملک کے مشہور صحافی حمید نظامی کی سیاسی فتوحات کا جائزہ لیتے ہوئے ضمناً لکھتے ہیں:۔ "واضح رہے کہ (موڈی کے) پنجاب کے حامیوں میں "زمیندار"۔۔۔ پیش پیش تھے۔ پاکستان ٹائمز امروز اگرچہ انگریز ملازمین کے مخالف تھے۔ لیکن نظامی کے حامی بھی نہ تھے۔" (عادل ۱۶ فروری ۱۹۵۳ء)

کوئی بتائے کہ مولانا اختر علی خان کے دل و دماغ کو کیوں "موڈی نگر" نہ کہا جائے۔ جس میں مسلمانان پاکستان کی مخالفت کے باوجود موڈی کو آباد کیا جا رہا تھا:

توہین رسالت کیا ہے؟

مظفر شمسی صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسلمان حضرت خاتم النبیین کی نبوت کی محافظت کے لئے مجلس عمل کے جھنڈے تلے اکٹھے ہو جائیں۔ شمسی صاحب کا اعتقاد ہے کہ

"خروج سے کند قائم علیہ السلام بامرے
جدید و قضائے جدید و کتابے جدید"

(نجم ثاقب)

یعنی حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے تو نیا حکم نیا فیصلہ اور نئی کتاب اپنے ہمراہ لائیں گے۔ (اور محمد رسول اللہ کی شریعت ناقابل عمل ہو جائے گی۔) شمسی صاحب بتائیں کہ اگر یہ تحفظ نبوت ہے۔ تو توہین رسالت کیا ہے؟

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی چوتھی کامیاب سالانہ کانفرنس

آئندہ سال کے لئے دو لاکھ پچاسی ہزار کا میزانیہ۔ عہدیداروں کا انتخاب

آئندہ سال میں تبلیغ و اشاعت کے لئے اہم تجاویز

(۳)

(از مکرم میاں عبد الحی صاحب)

کانفرنس کا دوسرا دن ۲۷-۱۲-۵۲

پہلا اجلاس:- حسب معمول دعا اور قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ۸½ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے قبل بقیہ رپورٹ سنائی گئی۔ اس سال جماعت نے جو کام کیا۔ جو کامیابیاں ہوئیں۔ اور جو جو مشکلات پیدا ہوئیں۔ ان کے متعلق علیحدہ رپورٹ میں ذکر کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ رپورٹوں کے بعد جماعتوں کے نمائندگان کو موقعہ دیا گیا۔ کہ وہ اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ یہ سلسلہ ۱۲½ بجے تک جاری رہا۔ ابھی بہت سی جماعتیں باقی تھیں۔ کہ کارروائی کو دوسرے اجلاس پر ملتوی کر دیا گیا۔

دوسرا اجلاس:- دوسرا اجلاس ۲½ بجے کے قریب شروع ہوا۔ اور قریباً چار بجے تک احباب جماعت اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے۔ نمائندگان نے اپنی جماعتوں کا تعارف کرایا۔ بعض نے اپنی جماعت کے قیام کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اپنی مشکلات اور بعض جگہ مخالفت کا ذکر کیا گیا۔ اور جس جس رنگ میں اللہ تعالےٰ نے جماعت کی مدد کی۔ اس کا بھی ذکر کیا۔ بعض واقعات بہت ایمان افروز تھے۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ ناصرات الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ نے اپنے اپنے اجلاس کی رپورٹ پیش کی۔ جن کا ذکر انشاء اللہ آگے آئے گا۔

اس کے بعد تجاویز کی باری آئی۔ جماعتوں کے نمائندوں نے اپنی اپنی جماعتوں کی تجاویز لکھ کر جناب صدر صاحب کو پہلے دے دی تھیں۔ جناب صدر صاحب نے ان تجاویز کو باری باری احباب کے سامنے رکھا۔ یہ اجلاس ۶ بجے تک جاری رہا۔

تیسرا اجلاس:- نمازوں اور طعام سے فارغ ہو کر ۸½ بجے شروع ہوا۔ جس میں بقیہ حصہ تجاویز پر بحث ہوئی۔ کئی جماعتوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ انہیں مبلغ یا دینی استاد مہیا کئے جائیں۔ بعض جماعتوں نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ نماز اور دوسرے مسائل پر آسان اور سلیس رنگ میں مختصر کتب لکھی جائیں۔ ترجمہ اور تفسیر قرآن کے لئے بھی تجویز پیش کی گئی۔ تعلیم و تربیت اور توسیع تبلیغ کے لئے کئی ایک تجاویز آئیں۔ یہاں اس بات سے خوشی تھی۔ کہ جماعتوں میں اپنی ضروریات دینی کا احساس ہے۔ اور ان میں حرکت ہے۔ وہاں اس امر کا بھی احساس تھا۔ کہ باوجود اس بات کے کہ کئی ایک تجاویز نہایت ضروری اور فائدہ مند ہیں۔ مگر اقتصادی مشکلات کے پیش نظر ہم پوری طرح سے ان پر عملدر آمد کرنے سے فی الحال قاصر ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ایسے راستے کھول دے۔ کہ جماعتوں کی ضروریات کو کما حقہ، یا بڑی حد تک پورا کیا جاسکے۔

تجاویز پر بحث کے بعد انتخاب عہدیداران کی کارروائی شروع ہوئی۔ احباب کی متفقہ رائے سے انتخاب کے وقت تک کے لئے صدارت کا کام جماعت کے ایک عہدیدار جناب مرقس صاحب کے سپرد کیا گیا۔ آپ نے اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ جماعتوں کی طرف سے انتخاب عہدیداران اعلیٰ کے لئے متفرق نام پیش کئے گئے تھے۔ وہ سب نام بورڈ پر لکھ دیئے گئے۔ ان میں سے ۱۳ افراد کا چناؤ کیا جانا تھا۔ نمائندگان کو کہا گیا۔ کہ وہ ان افراد میں سے ۱۳ افراد کے نام اپنی مرضی سے کاغذ پر لکھ دیں۔ اس کے بعد جماعتوں کی نمائندگی کی نسبت سے ووٹ گنے گئے۔ اور جن تیرہ افراد کو سب سے زیادہ ووٹ آئے۔ انہیں منتخب قرار دے دیا گیا۔ اس پر کافی وقت صرف ہوا۔

اس کے بعد احباب کو یہ کہا گیا۔ کہ وہ جس شخص کو صدر بنانا چاہیں۔ اس کا نام کاغذ پر لکھ دیں۔ سابق صدر جناب سکری برماوی صاحب کو سب سے زیادہ ووٹ ملے۔ باقی ۱۲ افراد کے عہدے صدر صاحب نے مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب اور اپنے دیگر رفقاء کے باہمی مشورہ سے مقرر کئے گئے۔ نائب صدر کے لئے مکرم واڈلنا بدا اینا صاحب کا نام تجویز ہوا۔ اور سکرٹری راؤل آڈنگ حمید صاحب۔

یہ انتخاب رات تین بجے تک جاری رہا۔ خدا کے فضل سے انتخاب بڑی خوبی سے ہوا۔ اور یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ جہاں تک ظاہری امور کا تعلق ہے۔ جو عہدیداران منتخب ہوئے۔ وہ بالعموم موزوں افراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ان سب دوستوں کو اخلاص محنت اور عقل سے کام لینے کی توفیق دے۔ اور ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔ یہ بھی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سابقہ عہدیداروں کے کام کو قبول فرما کر انہیں اپنے رنگ میں مزید قربانیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

اس کے بعد جناب مرقس صاحب نے نئے منتخب شدہ صدر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے سپرد بقیہ کارروائی جلسہ کر دی۔ جناب مرقس صاحب نے اس موقعہ پر موثر انداز میں آنے والوں اور جانے والوں کے متعلق جذبات کا اظہار کیا۔ اور آنے والوں کو مبارکباد دی۔ اس موقعہ پر فوٹوز بھی لئے گئے۔

اس کے بعد جناب سکری برماوی صاحب نے فرمایا۔ کہ جو کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ میں اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا۔ لیکن چونکہ جو ذمہ داری سپرد کی جائے۔ اسے رد کرنا بھی درست نہیں۔ اس لئے میں اس اعزاز کو قبول کرتا ہوں اور احباب سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے لئے اور میرے رفقاء کار کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی رضا کے ماتحت کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اس کے بعد جماعت کے سامنے گذشتہ سال کی آمد و خرچ اور آئندہ سال کی متوقع آمد کا بجٹ پیش کیا گیا۔ اس سال کے لئے دو لاکھ پچاسی ہزار متوقع آمد کا اندازہ ہے۔ (بشمولیت چندہ عام و تحریک جدید) آخر میں ساڑھے چار بجے یعنی صبح کی اذان کے وقت کے قریب دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔ اور اس طرح جماعت نے ساری رات جاگ کر اپنے مجوزہ پروگرام کو پورا کر دیا۔ یہ امر جماعت کے اخلاص اور اس کے عزم پر ایک حد تک روشنی ڈالتا ہے۔

کانفرنس کا تیسرا دن

۲۸ دسمبر ۱۹۵۲ء۔ اتوار۔ آج کے دن کا نصف اول حصہ عام تبلیغی جلسہ کے لئے مقرر تھا۔ یہ اجلاس ۹½ بجے جناب مرقس صاحب کی زیر صدارت بعد از دعا و تلاوت قرآن کریم شروع ہوا۔ سب سے قبل جناب مرقس صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں دنیا کی موجودہ بدامنی کے وجوہات پر بحث کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کی وجہ محض اختلافات نہیں ہیں۔ نظریات اور طریق عمل میں اختلاف دنیا میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ پس اختلاف اصل وجہ نہیں۔ اصل وجہ مادیت اور خدا سے دوری ہے۔ اور اس کا علاج خود خدا نے اپنے ایک فرستادہ کی بعثت کے ذریعہ کیا ہے۔ اگر دنیا اللہ تعالےٰ کی اس آواز کی طرف کان دھرے گی۔ تو یہ بدامنی خود بخود دور ہو جائے گی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ آج ہمارا ملک آزاد ہے۔ اور آزاد ملک کے باشندوں کو حق حاصل ہوتا ہے۔ کہ اپنی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اور دوسروں کے خیالات سے واقفیت پیدا کریں۔ اس لئے ہمیں امید ہے۔ کہ ہماری طرف سے جب بھی احمدیت کے متعلق امور پیش کئے جائیں۔ ہمارے بھائی ان پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد جناب ملک عزیز احمد صاحب نے ۵۰ منٹ ہستی باری تعالےٰ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے ہستی باری تعالےٰ کے مضمون کی اہمیت بیان کرنے کے بعد پرانے اور موجودہ فلاسفروں کے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق نظریات پر بحث کی۔ اور فرمایا کہ بیسویں صدی میں سائنس کو بھی مجبوراً یہ تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ اس تمام کارخانہ عالم کے پیچھے ایک ہستی ہے جسے وہ [illegible] یعنی روشنی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہی وہ حقیقت ہے جسے اللہ نور السمٰوٰت والارض میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ہستی باری تعالےٰ کے عقلی ثبوت دیئے۔ اور آخر میں ضرورت الہام پر بحث کی۔ اور بتایا کہ کامل یقین الہام الٰہی کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

آپ کے بعد جناب مولوی عبد الواحد صاحب نے ضرورت مذہب کے موضوع پر پون گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے فطرت انسانی کو ضرورتِ مذہب کے لئے بطور ایک دلیل پیش کیا۔ فطرت انسانی کے اندر ترقی کرنے کا زبردست مادہ رکھا گیا ہے۔ وہ ایک بلندی کے بعد دوسری بلندی حاصل کرتا ہے۔ اور اس طرح اس کے اندر لامتناہی ترقیات کی خواہش موجزن رہتی ہے۔ اس کی اس خواہش کی تکمیل ذات الٰہی سے تعلق کی صورت میں ہی ہو سکتی ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ انسان کے اندر نقل کا مادہ رکھا گیا ہے۔ لیکن ہر شخص اہل نہیں۔ کہ اس کی نقل کی جائے۔ اللہ تعالےٰ نے بعض کامل وجود پیدا کئے۔ تا لوگ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ان کے نمونوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے متعدد عقلی ثبوت صداقت مذہب کی تائید میں پیش کئے۔

اس کے بعد جناب مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور نے اسلامی سوسائٹی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ اسلامی سوسائٹی کی بنیاد اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے ساتھ تعلق پر ہے۔ آپ نے جائز آزادی اور بے راہ روی میں امثلہ کے ذریعہ فرق کو بیان کیا۔

آپ نے عربوں کی اسلام سے قبل اور اسلام کے بعد کی حالت کا بھی اختصار کے ساتھ موازنہ کیا اور اس ضمن میں آپ نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ تعاونوا علی البر والتقوی۔ انصر اخاک ظالما او مظلوما اور طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ کے زریں اسلامی اصول بیان فرمائے۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے نانا جان محترم جناب شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (فصیح الدین جمیل از لاہور)

پتہ مطلوب ہے

مسٹر محمد صدیق احمدی ریلوے روڈ متصل امرت دھارا بلڈنگ کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرماویں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں

ناظر بیت المال

ملک کی صنعتوں کی طرف توجہ کیجئے

(از قریشی عبد الرشید صاحب وکیل المال تحریک جدید)

ہمارا ملک ایک زراعتی ملک ہے۔ چونکہ ہمارے ہاں ابھی جدید زراعتی مشینری نہایت ہی کم استعمال ہوتی ہے اس لئے اندازہ کیا گیا ہے کہ ملک کی آبادی کا زیادہ سے زیادہ ایک چوتھائی حصہ ملک کی زراعت میں موجودہ صورت میں لگایا جا سکتا ہے۔ جوں جوں جدید قسم کے آلات استعمال میں آنے لگیں گے۔ یہ تعداد اور مزید کم ہو کر ملک کی بیکاری کی زیادتی کا موجب ہو گی۔ تجارت اور ملازمتوں میں بہت ہی تھوڑا حصہ کھپ سکتا ہے۔ ہر ملک کی بیکاری کا اصلی علاج صنعتی ترقی میں ہی ہے۔ مگر ہمارے ہاں اس کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ ذرا غور کریں۔ تو ہمیں اپنے ارد گرد بے شمار ایسی اشیاء ملیں گی۔ جو ہماری روزمرہ کی ضروریات میں سے ہیں۔ مگر سب غیر ممالک سے آتی ہیں کپڑا۔ کاغذ۔ سیاہی۔ پنسل۔ بلیڈ۔ گھڑیاں۔ کراکری ادویات مختلف قسم کے صابن۔ کریمیں۔ سرخی پاؤڈر سب باہر سے آتی ہیں۔ اور اس طرح ہمارے ملک کی دولت کا کثیر حصہ دوسری قومیں ہر سال لے جاتی ہیں۔ ذیل کے نقشہ سے جو گورنمنٹ پاکستان کے مہیا کردہ اعداد شمار سے تیار کیا گیا ہے۔ بخوبی ظاہر ہو جائے گا کہ مختلف اشیاء کی ہمارے ملک میں کس قدر مانگ ہے۔ مگر اس کے مقابل کس قدر کم production ہے۔ اگر ہمارے ملک کے صناع ان اشیاء کی طرف توجہ دیں۔ اور شروع میں خواہ کاٹیج انڈسٹری کے طور پر ہی محدود سے سرمایہ سے چھوٹے معیار پر عمدہ اشیاء تیار کرنے کی کوشش کریں تو نہ صرف اُن کے لئے فائدہ مند ہو گا۔ بلکہ ملک کی بھی ایک خدمت ہو گی۔ کیونکہ ایک طرف ... اس طرح بیکاری کم ہو گی۔ اور دوسرے ان اشیاء کی خرید پر ملک کی کرنسی کی جو ایکسچینج خرچ ہوتی ہے کم خرچ ہو گی۔ اور اگر ایسی عمدہ اشیاء تیار ہو جائیں۔ جو باہر جا کر دوسرے ممالک کی اشیاء کا مقابلہ کر سکیں۔ تو ملک کے لئے ایکسچینج کمانے کا موجب ہوں گی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی اقتصادی ترقی کا پروگرام خاص طور پر اس سال کے پروگرام میں رکھا ہے اس لئے ہماری جماعت کے صناع دوستوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ لیمیٹڈ کمپنی کی صورت میں اور مناسب ضمانت مہیا کرنے پر انڈسٹریل فنانس کارپوریشن سے ...... مل سکتے ہیں۔

نام اشیاء	ملک میں سالانہ مانگ	Produ[ction]	جتنے فی صدی ضرورت ملک کی پروڈکشن سے پوری ہو رہی ہے
۱۔ ڈرائی سیل اور accumulators	مالیتی پچاس لاکھ روپے	صفر	صفر
۲۔ گلاس شیٹ	۷۰ لاکھ مربع فٹ	صفر	صفر
۳۔ Potteries	۵۰۰ ٹن	بہت کم	—
۴۔ بجلی کا سامان	مالیتی پچاس لاکھ روپے	مالیتی دو لاکھ روپے	۴ فی صدی
۵۔ کھانڈ بنانے کی مشینری	مالیتی دس لاکھ روپے	مالیت ایک لاکھ روپیہ	۱۰ فی صدی
۶۔ گندھک کا تیزاب	۱۲۵۰۰ ٹن	۵۰۰ ٹن	۷ فی صدی
۷۔ زراعتی مشینری	مالیتی پندرہ لاکھ روپے	مالیتی دو لاکھ روپے	13.3 %
۸۔ صابن (ٹائلیٹ)	تین ہزار ٹن	۵۰۰ ٹن	16.6 %
۹۔ کھانڈ	دو لاکھ پینسٹھ ہزار ٹن	۳۴۵۰۰ ٹن	13 %
۱۰۔ چمڑا (uppers)	2,04,75,000 مربع فٹ	15,00,000 مربع فٹ	7
۱۱۔ چمڑا (Sole)	36,20,000 پاؤنڈ	25,00,000 پاؤنڈ	1005 %
۱۲۔ کپڑا دھاگہ	5,22,000 بیلیں	94,053 بیلز	18 %
۱۳۔ تیل (Vegetable oils)	2,50,000 ٹن	80,000 ٹن	32 %
۱۴۔ چٹنیاں اور اچار	3,00,000 پاؤنڈ	1,50,000 پاؤنڈ	50 %

(ماخوذ از اکنومک ایڈوائزر کراچی)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے

پشاور

جماعت احمدیہ پشاور نے مورخہ ۲۰-۲-۵۳ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں یوم المصلح الموعود کا جلسہ کیا حاضری کافی تھی۔ تلاوت قرآن کریم مولوی عبد الرحیم صاحب مولوی فاضل نے فرمائی۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مرزا منور احمد صاحب نے درثمین سے دعائیہ اشعار جو اپنی اولاد کے متعلق حضور نے فرمائے ہیں سامعین کو سنائے۔ مرزا عبد اللطیف صاحب اکبر نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ اس پیشگوئی ... کی ابتدا کیسے ہوئی۔ مولوی صاحب نے اس پیشگوئی کے الفاظ حضور کی تحریر سے پڑھ کر سنائے۔ اور مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلی کان اللہ نزل من السماء کو تفصیلی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی ذات پر چسپاں کیا۔ اور ڈاکٹر عبد الغفور صاحب آف انڈونیشیا نے تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کس طرح حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں انڈونیشیا میں احمدیت کی ترقی ہوئی۔ صاحب صدر قاضی محمد یوسف صاحب نے جماعت کو حضور کی ہدایات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین کی اور آخر میں جماعت کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا فرمائی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔

مولا بخش سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پشاور۔

ربوہ

۲۰ فروری ۵۳ء جلسہ مصلح موعود زیر صدارت حضرت سیدہ اُم مرزا ناصر احمد صاحب لجنہ اماء اللہ کے ہال میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم۔ دعاؤں اور نظم کے بعد نصرت گرلز سکول کی چند طالبات نے علی الترتیب مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق مضمون پڑھ کر سنائے۔

ان کے بعد صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے متعلق اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔

ان کے بعد جامعہ نصرت کالج کی طالبات نے پیشگوئی کے مختلف حصوں کے متعلق اپنا اپنا مضمون پڑھ کر سنایا دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

اسی دن دو بجے اس تقریب کی خوشی میں کچھ کھیلیں کی گئیں۔ جن میں مستورات نے حصہ لیا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ

تلاوت قرآن کریم کے بعد نعتیں پڑھی گئیں۔ سید محمد احمد صاحب نے ایک دلچسپ مضمون پڑھ کر سنایا اور خاکسار نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر تقریر کی جس میں اس نشان کے بعض پہلو تفصیل سے بیان کئے۔

(محمد اقبال حسین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

منڈی مریدکے

بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں زیر صدارت جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ محمد حفیظ اللہ صاحب قاضی کی تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد شیخ رفیق احمد صاحب حضرت انبالوی نے پیشگوئی "المصلح الموعود" کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ کس طرح پیشگوئی میں بتلائے گئے تمام کام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ جن میں سب سے بڑا کارنامہ" اسلام اور حضرت مسیح موعود کی تبلیغ کا دنیا کے کناروں تک پہنچانا تھا۔ اور آخر پر صدر جلسہ امیر جماعت شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی نے پیشگوئی "مصلح الموعود" کے تمام پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمیں اس "مبارک وجود" کی پوری قدر کرنی چاہیئے۔ اور ... ہمارے امام جس کی ذات بابرکات سے اسلام اور احمدیت کی ترقی وابستہ ہے ہم کو تا دیر ہمارے سروں پر سایہ رہنے کے لئے خشوع خضوع کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔ (آمین)

جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ (نامہ نگار)

احمد نگر

۲۰ فروری بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ احمد نگر نے اپنا جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔

یہ جلسہ زیر صدارت جناب مولانا ابو العطاء صاحب کیا گیا۔ جس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے کی گئی۔ بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم اپنی اولاد کے حق میں سے کچھ حصہ جناب حافظ عبد السلام صاحب نے خوش الحانی سے سنایا۔ مولوی میر احمد صاحب میرپوری نے پیشگوئی کا پس منظر پیش کیا۔ اور پھر خلافت ثانیہ کو جو تائیدات الٰہیہ حاصل ہوئیں۔ ان کا ذکر کیا۔

ازاں بعد مکرم بابو فقیر علی صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر نے تقریر فرمائی۔

ازاں بعد قریشی محمد نذیر صاحب سیکرٹری تبلیغ نے پیشگوئی مصلح موعود مخالفین اسلام کے لئے کیونکر نشان ثابت ہوئی ہے کے موضوع پر تقریر کی۔

جناب صاحب صدر نے پیشگوئی کے مختلف حصص پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور جماعت کو اپنے اندر اصلاح پیدا کرنے اور سچے احمدی بننے کی تلقین فرمائی۔ جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔ (قریشی محمد نذیر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ احمد نگر)

کنری

جماعت احمدیہ کنری نے مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح الموعود زیر صدارت جناب مولانا عبد الباقی صاحب ایم اے منایا ــــــ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل معززین نے تقاریر فرمائیں۔

(۱) جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ (۲) مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے۔ چوہدری غلام مرتضیٰ خان۔ چوہدری ولایت محمد صاحب طاہر اور مولوی محمد عاشق صاحب نے تقاریر فرمائیں۔

(محمد عاشق سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کنری)

سکھر

۲۰ فروری کو بعد نماز جمعہ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ جماعت سکھر کے علاوہ روہڑی جماعت کے احباب بھی شریک جلسہ تھے۔ مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری نے پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اور تشریح بھی کی۔ پھر مکرم غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس پیشگوئی پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ اور جماعت کو اس کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔

(خاکسار محمد یوسف سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکھر)

انیس ۱۹ سال تک قربانی کرنیوالوں کے نام ایک رسالہ میں شائع کئے جائیں گے

کیا آپ انیسویں ۱۹ سال کا وعدہ اضافہ سے کر چکے ؟

فرمایا :۔ (۱) " اب یہ انیس سالہ دور ختم ہونے والا ہے۔ یہ غیر معمولی دور ہے۔ اگرچہ ہم بعد میں بھی چندہ دیں گے۔ لیکن یہاں وہ دور ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہم سابقون الاولون (دفتر اول والے) کہلانے تھے یہاں ایک دور ختم ہو جاتا ہے "

(۲) " اس لئے میری تجویز ہے کہ انیس ۱۹ سال کے خاتمہ پر ان لوگوں کی قربانیوں کا ریکارڈ رکھنے کیلئے ایک رسالہ شائع کر دیا جائے۔ تا لوگوں کے لئے ایک مثال قائم ہو جائے "

(۳) کیا آپ انیسویں سال کا وعدہ حضور میں پیش کر چکے ؟ اگر ایسا ہے تو آپ اپنے انیسویں سال کے وعدہ کو جلد تر ادا کریں تا آپ کا نام انیس سالہ رقم کے رسالہ میں شائع کرنے کے لئے ریکارڈ کیا جائے۔

(۴) اگر وعدہ نہیں کیا تو انتظار کس بات کا ہے۔ - - - - فوری وعدہ حضور میں پیش کریں مگر یہ یاد رہے کہ اس سال حضور نے اپنا وعدہ گذشتہ سال سے بڑھا کر عطا فرمایا ہے آپ بھی اضافہ سے کریں۔ کیونکہ ہر سال پہلے سے اضافہ کرنے والوں میں نام ان کا ہی آئے گا جنہوں نے اس قاعدہ کے مطابق شاندار قربانی کی ہوگی۔ لیکن اگر کسی نے ایک دو سال میں بھی کچھ کمی کر دی ہوگی ان کا نام ہر سال پہلے سال سے اضافہ کر کے دینے والوں میں نہیں آئے گا۔ بلکہ ان کا نام کمی کر کے دینے والوں میں ہوگا۔ پس اگر کسی کے گذشتہ سالوں میں کچھ کمی ہو تو وہ بھی اس کا ازالہ کر لیں اور انیسویں سال کا بھی اضافہ سے وعدہ پیش حضور کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

جماعتہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کیلئے

" تمام جماعتہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کی خدمات میں التماس ہے کہ حسب ہدایات مرکز۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی ضلع وار تنظیم کے لئے اپنے اپنے قائدین خدام الاحمدیہ کو مطلع فرمائیں کہ وہ ۱/۳ ۵۳ کو بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے دن مسجد احمدیہ منٹگمری میں تشریف لائیں تا کہ ضلع وار نظام کو قائم کرنے کے لئے قائد ضلع کا انتخاب عمل میں آ سکے۔ جس جگہ مجالس تاحال قائم نہیں ہیں۔ ان جماعتوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بہت جلد مجالس قائم کر کے اپنے اپنے منتخب قائدین کو تاریخ مقررہ پر بھیج کر عنداللہ ماجور ہوں "

" قائد مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری شہر "

ضروری اعلان

قریشی عبدالمجید صاحب سابق ساکن قادیان محلہ دار الفضل جو تقسیم ملک کے بعد جیکب لائنز کراچی میں بھی رہائش پذیر رہے ہیں کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

ضرورت پتہ

مجھے تبلیغی سلسلہ میں محترم قاری غلام مجتبیٰ صاحب پنشنر۔ المعروف چینی صاحب قادیان کے صاحبزادہ صاحب کے ایڈریس کی از حد ضرورت ہے۔ محترم چینی صاحب یا ان کے صاحبزادہ صاحب اگر یہ سطور (۴) پڑھیں تو خود یا اگر کسی دوسرے بھائی کو اُن کے ایڈریس کا علم ہو تو فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ خاکسار

مرزا محمد حسین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ دار التبلیغ چکوال جہلم

شاہی اخراجات پر کنٹرول کرنے کے سوال پر ڈاکٹر مصدق استصواب رائے کا مطالبہ کریں گے

لنڈن ۲۵ فروری۔ ایران کی تازہ ترین اندرونی صورت حال کا تیل کے مذاکرات پر اثر ہونے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر مصدق نے دھمکی دی ہے۔ کہ اگر "دربار کی ریشہ دوانیاں" ختم نہ کی گئیں۔ تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔ نیم سرکاری اخباروں میں سے ایک نے لکھا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق یہ جاننے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ دربار کی تقریباً ۲۵ لاکھ پونڈ سالانہ آمدنی کو کس طرح صرف کیا جا رہا ہے۔ اور رضا شاہ پہلوی مرحوم نے جو ۷۵ لاکھ پونڈ کا ترکہ چھوڑا تھا۔ اسے موجودہ بادشاہ نے کس طرح خرچ کیا ہے۔ کل ڈاکٹر مصدق قوم کے نام ایک تقریر نشر کریں گے جس میں عوام سے اپیل کریں گے۔ کہ دربار پر زیادہ کنٹرول کی بابت ان کے موقف کی حمایت و اعانت کی جائے۔ اور شاید آپ اس مسئلہ پر رائے شماری کا مطالبہ بھی کریں۔ نیم سرکاری اخبار "بختار امروز" نے درباری منتظمین کے ارباب اختیار پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ ایسے پارلیمانی ارکان کی امداد کر رہے ہیں۔ جو حکومت کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور ان کی ریشہ دوانیاں محض برطانی مفاد میں ہیں۔ لیکن درباری حلقوں میں ان الزامات کی تردید کی جا رہی ہے۔ اور ان کا کہنا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کے خدشات غلط فہمی پر مبنی ہیں۔ لندن کے سرکاری حلقوں نے ابھی تک تیل کے متعلق "تازہ مغربی تجاویز" کا انکشاف نہیں کیا۔ صرف اتنا بتایا ہے۔ کہ برطانیہ اور امریکہ نے دو الگ الگ تجاویز پیش کی ہیں۔ تاہم یہ تجاویز ایک دوسرے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور دونوں حکومتوں نے انہیں منظور کیا ہوا ہے۔ انہیں گذشتہ اگست کی چرچل ٹرومین تجاویز کی اساس پر مرتب کیا گیا ہے۔ ان میں معاوضہ۔ ایرانی تیل کی ضرورت کا انتظام اور ایران کے لئے فوری مالی امداد کے مسائل شامل ہیں۔ (اسٹار)

شام کو عالمی ادارۂ صحت کی امداد

دمشق ۲۵ فروری۔ شام کی وزارت صحت کی طرف سے جزیرہ اور فرات کے صوبوں میں مختلف امراض کے خلاف زبردست مہم جاری کی ہے۔ وزارت صحت کے ساتھ ایک معاہدے کی رو سے عالمی ادارۂ صحت بھی اس مہم میں شام کی امداد کرے گا۔ (اسٹار)

سیام کمیونسٹوں کو مال سپلائی نہیں کریگا

بنکاک ۲۵ فروری۔ اشتراکیت کے خلاف سیام کی حفاظت کرنے کے لئے حکومت سیام ایسے قوانین نافذ کرنا چاہتی ہے جن کی رو سے سیام اشتراکی ملکوں کو کسی قسم کا سامان برآمد نہیں کرے گا۔ اس سے قبل گذشتہ برس اشتراکیوں کے خلاف قانون پاس بھی کیا جا چکا ہے۔ نئے قواعد کے تحت ان اشیاء کی فہرست کو وسیع کرایا جائیگا۔ جو اشتراکی ملکوں کو برآمد نہیں کی جائیں گی۔ اور ان میں مواصلات اور ٹرانسپورٹ کا سامان بھی ہو گا۔ (اسٹار)

فرانسیسی مطالبہ سے بحران پیدا ہونے کا اندیشہ

لندن ۲۵ فروری۔ فرانس کی طرف سے اصرار کیا جا رہا ہے۔ کہ ہند چینی اور فرانسیسی یونین کے دیگر علاقوں میں وہ فوجوں پر آزادانہ کنٹرول رکھنا چاہتا ہے اس چھ قوموں پر مشتمل یورپی فوج مرتب کرنے کے لئے روم میں کل جو مذاکرات شروع ہوئے ہیں ان میں بحران پیدا ہو جانے کا خدشہ ہے۔ فرانس جرمنی۔ اٹلی۔ بلجیم۔ نیدرلینڈز اور لکسمبرگ کے وزرائے اعظم مجوزہ متحدہ افواج کے کنٹرول کے مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ فرانس اپنے دیگر ساتھیوں کی مرضی کے بغیر اس فوج میں سے اپنے دستے ادھر اُدھر لے جانے کا مطالبہ کرنے کے علاوہ اپنے اسلحہ وغیرہ پر بھی مکمل نگرانی کی خواہش کرے گا۔ اس سے قبل یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ چھ قوموں کی دفاعی پیداوار کو اکٹھا کر دیا جائیگا۔ اگر فرانسیسی تجاویز کو قبول نہ کیا گیا۔ تو اس یورپی دفاعی معاہدے کی توثیق مشکل ہو جائے گی۔ جس پر چھ قوموں کے لشکر کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ اور اگر ان تجویزوں کو مان لیا گیا۔ تو جرمنوں اور ولندیزیوں کے اعتراضات بھی اسی طرح معاہدے کی ترقی میں روکاوٹ ڈال دیں گے۔ (اسٹار)

ایورسٹ کو سر کرنے کی نئی کوشش

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ ایورسٹ کے لئے نئی برطانی مہم کے دو کوہ پیما یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اور ایک مرتبہ پھر دنیا کی اس بلند ترین چوٹی کو سر کرنے کی کوشش شروع ہونے والی ہیں۔ دیگر ارکان اس وقت سمندر کا سفر طے کر رہے ہیں۔ اور ۲۸ فروری کو بمبئی پہنچنے والے ہیں۔ ان کے ساتھ پارٹی کے لئے بھاری مگر نہایت نازک آلات ہیں۔ یہ آلات انہیں دنیا کی بلند ترین چوٹی پر پہنچنے میں امداد دیں گے (اسٹار)

وہ جو اندھی دشمنی میں تو ہمارے علمائے کرام اس سے بھی بڑے بڑے گل کھلا سکتے ہیں۔ اور کھلا رہے ہیں۔ ع

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

کیا فرماتے ہیں مودودی صاحب کی جماعت کے ارکان اور متفقین و متحملین و متاثرین اور خدا جانے کیا کیا بیچ اس مسئلہ کے ؟

مودودیوں کو مبارک ہو کہ اب تمام عیسائی دنیا بھی ان کی پشت پر ہے۔ خیال تو مسٹر ظفر اقبال کا ہی ہے۔ اگر عبارت مدیر تسنیم کی ہی کیوں نہ ہو۔

بقیہ لیڈ صہ ۳

"اگر وہ "طوفان بے تمیزی" جو مجلس عمل کے جلسے جلوس کا سرمایہ ہے "کریڈٹ" ہونے لگا تو سب سے پہلے اختر علی خان صاحب کو ہی اعتراض ہوگا۔ پھر اے پی پی کو پہلے سر سے کفن باندھ لینا ہوگا۔ اے پی پی بچاری کو "مجلس عمل" کے جذبات کے محیط بیکراں کا حوصلہ کہاں اس کی برداشت تو صرف اختر علی خان "تسنیم" اور "آزاد" ہی کر سکتے ہیں۔

مثلاً اگر اے پی پی یہ سچی خبر کریڈٹ کر دیتا کہ پانچ رضا کاروں کا قافلہ جو کراچی کو روانہ ہوا تین چار سو احراریوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔ تو وہ دنیا کو منہ دکھانے کے کس طرح قابل رہتا۔ جبکہ خود زمیندار نے اس نوٹ میں تو تعداد پچاس ہزار بتائی ہے۔ اور اسی پرچہ میں فکاہات نگار نے صرف ہزاروں بتائی ہے۔ اور زمیندار کی اشاعت ۲۵ فروری ۱۹۵۳ء میں پہلے صفحہ پہ اس کی تعداد ایک لاکھ بتائی ہے۔ اب آپ ہی بتایئے کہ اس سہ طرفہ جھوٹ اور متضاد بیانیوں کو اے پی پی ایک ہی کریڈٹ میں کس طرح سمو سکتا ہے۔ اتنی دیانت کا اس میں حوصلہ کہاں یہ حوصلہ تو تسنیم۔ آزاد اور ان کا استاد زمیندار ہی دکھا سکتا ہے۔

عیسائی "تحفظ ختم نبوت" کریں گے؟

مودودی صاحب کے ترجمان روزنامہ تسنیم میں ایک خبر نہایت شان سے شائع ہوئی ہے۔ خبر مع عنوان ملاحظہ ہو۔ (نقل کفر کفر نباشد)

"عیسائی مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی تحریک کو کامیاب بنائیں گے"

مرزا بشیر الدین محمود کے بیان پر عیسائیوں کا احتجاج

لاہور ۲۴ فروری مسیحی لیڈر مسٹر ظفر اقبال ظفر نے ذیل کا بیان اخبارات کو ارسال کیا ہے "اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۲ فروری میں قادیانی مذہب کے لیڈر مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اخباری نمائندے کو ایک سوال کے جواب میں مسیحی قوم کے خلاف زہر اگلا ہے۔

مرزا صاحب موصوف نے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے جو صفائی پیش کی ہے۔ اس کا جواب تو مسلم علماء ہی دیں گے کہ آیا یہ صفائی کافی ہے یا نہیں۔ اور وہ مرزائیوں کو مسلمان تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔ مرزا صاحب نے اس وقت ایک مکار لومڑی کا پارٹ ادا کیا ہے۔ مرزا صاحب نے مسیحیوں کو از روئے اسلام کافر قرار دیا ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب خود کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ علماء اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے۔ اسلام اور علمائے اسلام مسیحیوں کو اہل کتاب مانتے ہیں۔ مرزا صاحب اسلامی تعلیمات سے بالکل واقف نہیں اور انہوں نے کبھی مقدس قرآن کا مطالعہ بھی نہیں کیا۔ مرزا صاحب یہ سب حرکتیں اپنی چمڑی بچانے کے لئے کر رہے ہیں۔"

"ہم اس مذہبی بحث میں نہیں آنا چاہتے تھے لیکن اگر حالات نے مجبور کیا تو ہم ان لغویات کا مسکت جواب ضرور دیں گے۔" (نعوذ باللہ)

مرزا صاحب کی "شرافت" اور بڑے پن کا ثبوت ان کا اپنا بیان ہے۔ ہماری روز اول سے یہی خواہش رہی ہے کہ ہم اس بحث اور تحریک سے دور ہی رہیں۔ لیکن مرزا صاحب نے مسیحیوں کو کافر قرار دے کر لعنت کا طوق خود پہنا ہے۔ مرزا صاحب کا وضاحتی بیان محض ایک دھوکہ اور فریب ہے۔

میں برادران ملت سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس دھوکہ اور فریب میں نہ آئیں اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی تحریک کو زور شور سے جاری رکھیں۔ مرزائی اسلام اور پاکستان کے لئے ایک بڑا خطرہ ہیں۔ ہم اس تحریک میں برادران ملت کے ساتھ ہیں۔ اور ہم دو قدم آگے بڑھ کر ہر قسم کی جانی و مالی قربانی دے کر مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی تحریک کو کامیاب بنائیں گے۔

مرزا صاحب خلیفۃ المسیح ہونے کے بھی داعی ہیں۔ از روئے مقدس قرآن اور مقدس انجیل اس قسم کا دعویٰ کرنے والا خود کافر ہے۔ اور وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔" (تسنیم ۲۶/۲۵ فروری ۱۹۵۳ء)

افسوس ہے کہ عیسائیوں کو یہ خیال بعد از وقت سوجھا ہے۔ انگریز کے ہوتے کوشش کرتے تو ہمارے علمائے کرام آج اتنی زحمت سے بچ جاتے۔ خیر اب بھی عیسائی "تحریک ختم نبوت" کی روح رواں بن سکتے ہیں۔ اگرچہ عیسائیوں کی مسلمہ اناجیل کے مطابق تو نبوت یوحنا پر ختم ہو چکی ہے۔ لیکن ع

کعبہ سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی

مسٹر ظفر اقبال نے فرمایا ہے :-

"مرزا صاحب نے مسیحیوں کو از روئے اسلام کافر قرار دیا ہے حالانکہ ..... اسلام اور علمائے اسلام مسیحیوں کو اہل کتاب مانتے ہیں۔"

اگر مودودی صاحب کا فتویٰ بھی تسنیم میں ساتھ ہی شائع ہو جاتا تو بات پکی ہو جاتی۔ کسی شاعر نے اسی موقع کے لئے تو کہا تھا۔ ع

میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا

جب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین اور قرآن کریم کو آخری الہامی کتاب ماننے والے کافر و مرتد اور واجب القتل ہوں تو عیسائی تو خواہ مخواہ اہل کتاب چھوڑ خالص مسلمان ہیں۔ اتنی کسر نفسی کی کیا ضرورت ہے ؟

یہ تو کوئی بڑی بات ہی نہیں احمدیت کی ۶۴

(کالم ۲ کے نیچے)